

احادیث

غزل

از

(جناب الم منظر نگر می)

گر قمار نشین کو اگر طرزِ قمار آئے
بہارِ گل سے پہلے انقلابِ جاوداں آئے
سہاڑے بے کسی کے جی رہا ہوں اتنی میں
کہ مرگِ ناگہاں بن کر پیامِ ناگہاں آئے
کبھی تو بارشِ انوار ہو میرے نشین پر
کبھی تو کوئی بکلی تابشاخِ اشیاں آئے
وفادارانِ گلشن بے نیاز درخِ درآہیں
اب عہدِ گل چہ ہیں آئے یادِ درخزاں آئے
جو چھپے رہ گیا ہے گرم زقارِ ان منزل سے
وہ تا منزل بہ تعلیدِ درائے کارداں آئے
زمانے کے حوادث بھی جگا سکتے نہیں ان کو
ازل کے دن سے جو آلودہ خواب گہاں آئے
حدیں مل جائیں سوزِ ساز کی پھر تو یہ ممکن ہے
بزنگِ شمع پروانہ بھی آتش بجاں آئے
زمین والے اگر دیکھیں زرا چشمِ بصیرت سے
تو ہر ذرے کے پہلو میں نظرِ اک آسماں آئے
جنہوں نے جادۂ منزل میں لوٹے فائدے لاکھوں
ہر منزل وہی بن کر امیرِ کارداں آئے
یہ طوفانِ حوادثِ فریہ برق و بار ایسے میں
مجھے کیوں کر خیالِ استہمامِ اشیاں آئے
دو عالم کو بہاؤں نے بنا رکھا ہے دیوانہ
جنوں بھی اب کے پابندِ طواغلتاں آئے

الم کہتے ہیں جس کو یہ اسی بے کس کا مدفن ہے

یہاں جو فاتحہ خوانی کو آئے نوہ خواں آئے